دینی مدارس-تعارف، مقاصد اور بہتری کے لئے تجاویز

*پروفیسر عتیق امجد
**ڈاکٹر زاہدہ شبنم

Islam is an absolutely perfect religion.Its teachings are universal and for all mankind and Jinn till the day of judgement.It is a preaching religion for its goal is to give guidance to all men and to illuminate the mind of each human being with its teachings.By telling the Ulama that "Scholars are the inheriters of the prophets" the Prophet(P.B.U.H) made it incumbent upon them to convey to others even if it is a single verse of Quran.Therefore, inorder to fulfil this essential duty the Muslims tried to establish different academic institutions.Among them the institutions which were established for the teaching of religion are called 'Deeni Madaaris"/Religious Schools. These religious schools continued to exist in each period of Muslim history.The religious school in Pakistan are also busy imparting the knwledge of Sharia to the Muslim youth.These Madaaris exist in different cities,towns and villages of Pakistan.Some of these are working in mosques,some in buildings affiliated with mosques while some are being run by relgious families in homes.In this artcle some suggestions have been propounded for the betterment of their structure after brief survey and analysis of different schools,keeping in view their different systems,objectives and categories.

(۱) دینی مدارس......مختصر تعارف

''علم'' جاننے، کھوج لگانے اور ادراک حقیقت کا نام ہے گویا علم نور ہے جس کی ٹمٹماتی روشنی میں انسان اچھائی، بھلائی، مفید اور کارآمد راستہ سے نہ صرف آگاہ ہوتا ہے بلکہ اس پر چل کر کامیابی سے اپنی منزل پر پہنچتا ہے جبکہ ''لاعلمی'' جہالت اندھیرے اور تاریکی کا نام ہے جس میں انسان بھٹکتا، ٹھوکریں کھاتا اور گہری کھائیوں میں جا گرتا ہے۔

* صدر شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج، جڑاں والہ
** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

''علم'' سے تعلیم راہ پاتی ہے جو معاشرے کو اندھیروں اور پستیوں سے نکال کر روشن منزل کی طرف بڑھاتی ہے گویا تعلیم معاشرتی عمل ہے اور اس معاشرتی عمل کا مرکز ومحور ''مدرسہ'' ہے...... ''مدرسہ'' سے طالب علم اچھی عادات ، بہترین آداب ، پاکیزہ افکار، روشن اقدار اور مفید رجحانات کی تربیت حاصل کرتا ہے......جس سے انسانی شخصیت کی تعمیر اس طرح ہوتی ہے کہ وہ مفید شہری، مہذب انسان اور عظیم مسیحا بن کر ابھرتا ہے اور پھر اس کے کردار وعمل کی روشنی سے انسانیت ''راہ'' پاتی ہے۔

یہی ''اسلامی مدرسہ'' کا رول تھا کہ جس کی بنا پر ''اسفل سافلین'' کی اتھاہ گہرائیوں میں گرنے والا ابن آدم ''احسن تقویم'' بن کر ابھرا اور لوٹ مار، قتل وغارت اور عصمتوں کو تار تار کرنے والے امن کے پیامبر اور علم کے مینار بن گئے، کیونکہ ''اسلامی مدرسہ'' کی بنیاد فطرتی قوانین پر تھی۔ یہ قوانین ''دین اسلام'' کے نام سے متعارف ہوئے اور اس دین کی بنیاد واساس پر تشکیل دیئے گئے معاشرہ کے مرکز ''مدرسہ'' میں فطری عقائد، اقدار اور ضابطۂ حیات کو ملحوظ رکھا گیا تھا۔ اس لیے ''عہد نبوی ﷺ'' میں اس ''مدرسہ'' کے نظام تعلیم نے مفسر قرآن، محدث، فقہاء، جج، ماہر اقتصادیات، ماہر اخلاقیات، ماہر نفسیات، ماہر طبیب، عوام وسلطنت کے بہی خواں سیاست دان، بہادر جرنیل اور ایسے حکمران پیدا کئے جو بیک وقت عالم دین بھی تھے اور عالم دنیا بھی۔ یہی سبب تھا ان کے غلبہ کا، ان کی حکومت کا، ان کی سیاست ومعشیت کا اور ان کے ہردلعزیز ہونے کا وہ رعایا کے غم خوار، ہمدرد اور سرپرست تھے جبکہ رعایا ان کی اطاعت گزار اور فرمابردار تھی۔

خلفاء راشدین کے عہد خلافت کے عروج میں بھی اس ''اسلامی مدرسہ'' اور ان کا ''نظام تعلیم'' ہی کارفرما تھا کہ وہ آدھی سے زائد دنیا پر فطری دین (دین اسلام) پر مبنی مملکت کامیابی سے قائم کرنے اور چلانے میں سرخرو ہوئے۔ مختلف مسلم ادوار حکومت میں بھی ان کی ترقی میں یہی راز پنہاں تھا۔ ہمارے برصغیر (پاک و ہند) میں بھی مسلم حکومتوں کے عروج کا یہی سبب تھا۔ جونہی اس بنیادی سبب کو ''اغیار'' نے ہمارے دور اندیشی سے محروم مسلم حکمرانوں کے ذریعے جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ دینی اداروں کی سرپرستی ختم ہوئی۔ ''مغلیہ حکومت'' زوال کا شکار ہوئی۔ انگریز نے کامیاب چال چلی اور ہمیشہ کے لیے دین ودنیا میں لائن کھینچ دی، مسٹر وملا میں تفریق ڈال دی اور یوں ''دین فطرت'' میں بھی دین ودنیا کے حوالے سے ثنویت قائم ہوگئی۔ ''مسٹر'' دنیا کی زیب وزینت میں غرق اور ''دین مبین'' سے ناآشنا ہوگیا۔ ''ملا'' دین کو دنیا سے الگ سمجھ کر ''مسجد'' میں رہبانیت اختیار کرگیا اور معاشرے کی تطہیر کے لیے ''امر بالمعروف ونہی عن المنکر'' کے اصول

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سے کنارہ کش ہوگیا۔نتیجتاً تعلیم ''علم الادیان وعلم الابدان'' میں ایسی بٹی کہ دونوں ایک دوسرے کا منہ دیکھنے کے بھی روادار نہیں رہے اور اس کے نتیجہ میں پاک وہند کا مسلمان دین سے بیزار ہوگیا، ہندوانہ رسومات میں جکڑ گیا اور انگریز کے ''کالے قوانین'' میں پھنس گیا۔

یہی چیز اب تک ''مسلم مملکت'' پاکستان میں بھی کارفرما ہے۔ پاکستان مسلم سلطنت ضرور ہے مگر اسلامی حدود وتعلیمات کا اس میں اثر ونفوذ نہیں ہے جس بنا پر مسلمان پریشان، حکومت غیر اسلامی، نظام مملکت صہیونی، رسوم ورواج ہندوانی، قانون انگریزی اور نظام تعلیم تنویت پر مبنی ہے۔

سرحدیں غیر محفوظ......ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود ''غیر'' ہم پر مسلط اور اندرون ملک قتل وغارت اور اندھیر نگری کا بازار گرم، رعایا کسی کی (اللہ کی) مدد کی منتظر ہے۔اس تمام صورت حال کا حل کیا ہے؟ کوئی کچھ کہتا ہے، کوئی کوئی زبان بولتا ہے، لیکن سب شاخوں کی بات تو کرتے ہیں بنیاد کو مضبوط اور اساس کو ''پختہ'' بنانے کی طرف توجہ کوئی نہیں کرتا۔

اس قوم اور ملک کی بنیاد پختہ بنانے کے لیے ''فطری گارا'' ہی استعمال کرنا پڑے گا اور ''فطری اینٹیں'' ہی اس کی اساس کو مضبوط بنا سکتی ہیں اور وہ ہے ''نظام تعلیم''۔ جب تک کسی قوم کا ''نظام تعلیم'' فطری نہیں ہوگا اس وقت تک ''مسائل کی دلدل'' سے نہیں نکلا جا سکتا۔اور اس کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے دین و دنیا کی تنویت ختم کی جائے، مسٹر وملا میں تفریق ختم کی جائے، دین ودنیوی مدارس کا امتیاز ختم کیا جائے، جدید وقدیم نصاب کی تمیز ختم کی جائے، اس کے لیے دینی مدارس (جو کہ اسلام کے قلعے ہیں) کو کردار ادا کرنا ہوگا اور اس عظیم مقصد کے لیے دینی مدارس کو ایسا نصاب تشکیل دینا ہوگا جو جدید وقدیم سب تقاضوں پر حاوی ہو، جو مسٹر وملا اور دین ودنیا میں وحدت پیدا کرے، جو دینی ودنیوی علوم کی تفریق ختم کرے، جو سب علوم کو دین کے تابع کردے، جو ان علوم کی اسلامائزیشن کرکے سب کو وحی الہی کے مطابق بنادے اور ان سب سے استفادہ کیا جائے تاکہ ''مسلمان'' دنیا بھر میں ترقی وعروج حاصل کرسکیں اور دنیا کی امامت وسیادت کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔زیرِ نظر مقالہ میں مدارس کے نظام اور مقاصد سے آگاہی حاصل کی گئی ہے، اور ان کی بہتری کے لئے تجاوز دی گئی ہیں۔

دینی مدارس: معنی ومفہوم

اسلام ایک کامل واکمل دین ہے، یہ عالمگیر اور قیامت تک کے جن وانس کا دین کا ہے اور یہ تمام بنی نوع انسان کو اپنی برکات وفیوض اور ثمرات سیفیض یاب کرنے کا متمنی ہے اسی لیے یہ تبلیغی دین ہے اور اپنی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کرنیں ہر دل و دماغ تک پہنچانے کا آرزومند ہے۔ داعی اسلام نے ''العلماء ورثة الانبیاء ''(۱) کا مژدہ جانفزا سنا کر تمام اہل علم کے یہ ذمہ لگا دیا کہ ''بلغوا عنی ولو آیة ''(۲) میری طرف سے دین کی ہر ایک بات لوگوں تک پہنچا دو جو بھی تمہارے علم میں ہو، چنانچہ دین اسلام کی روشن تعلیمات پہنچانے کے لیے امت مسلمہ نے مختلف اداروں کے قیام کا بندوبست کیا جن میں دینیات کے درس و تدریس کے سلسلے کو چلانے والے اداروں کو ''دینی مدارس'' کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

یہ دینی درسگاہیں ہر دور میں اور ہر ملک میں قائم و دائم رہی ہیں اور ہیں، ہمارے ملک پاکستان میں بھی قائم اپنے فرائض منصبی ادا کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ پاکستان میں دینی مدارس سے مراد وہ درسگاہیں ہیں جو پاکستان کے طول و عرض میں مختلف شہروں اور دیہاتوں میں موجود ہیں ان میں سے بعض مساجد میں مصروف تعلیم و تربیت ہیں۔ بعض دینی گھرانوں میں موجود ہیں اور بعض مساجد سے ملحقہ مدارس میں تعلیم و تربیت کے درس میں مگن ہیں۔ یہ ادارے بالعموم مدرسۃ دارالعلوم اور جامعہ ایسے ناموں سے موسوم ہیں۔(۳) ان اداروں میں شعبہ ناظرہ قرآن مجید، شعبہ حفظ القرآن، شعبہ تجوید القرآن اور شعبہ کتب (جسے عمومی طور پر ''درس نظامی'' کے نام سے پکارا جاتا ہے جو کہ ملا نظام الدین سہالوی (المتوفی ۱۱۶۱ھ/ ۱۷۴۸ء) کا مرتب کردہ نصاب ہے) رائج ہیں۔

''درس نظامی'' کا نصاب بعض مدارس میں سات اور اکثر مدارس میں آٹھ سالوں پر محیط ہے اکثر کتب عربی زبان میں ہیں جبکہ بعض کتب اردو اور فارسی زبان میں بھی ہیں۔ ذریعہ تعلیم بالعموم اردو ہے، پنجاب کے بعض مدارس میں بعض اساتذہ پنجابی، سندھ میں سندھی، بلوچستان مین بلوچی اور صوبہ سرحد میں پشتو زبان میں بھی تدریس کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔(۴)

ان ''مدارس دینیہ'' کے منتظم بالعموم انہیں مدارس سے فارغ التحصیل ہونے علماء کرام ہیں یا پھر مختلف مسالک کی جماعتوں کے مخیّر اور نیک دل حضرات باہمی انجمنیں اور ٹرسٹ قائم کرکے ان کا انتظام و انصرام چلا رہے ہیں۔ ان مدارس کے اخراجات مخیّر حضرات کے زکوٰۃ و عشر صدقات و خیرات اور قربانی کی کھالوں وغیرہ سے پورے کیے جاتے ہیں۔

عموماً یہ مدارس اقامتی ادارے ہیں جہاں طلبہ کے رہنے سہنے کا انتظام بھی ہے۔ ان میں طلبہ کو مفت رہائش، مفت کھانا اور مفت کتب مہیا کی جاتی ہیں جبکہ بعض طلبہ کو وظائف بھی دیے جاتے ہیں بلکہ بعض غریب طلبہ کے تمام اخراجات یہ مدارس برداشت کرتے ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

دینی مدارس کی اقسام

پاکستان میں مختلف دینی مدارس سرگرم عمل ہیں انہیں ہم آٹھ اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں:

ا۔ مدارس......ناظرہ قرآن مجید

پاکستان کے ہر شہر اور ہر بستی میں تقریباً ایک سے زائد مساجد ہیں ان مساجد میں جہاں پانچ وقتی نماز، نماز جمعہ اور مختلف اوقات میں دروس قرآن مجید و دروس حدیث کا اہتمام ہے وہاں مقامی بچے و بچیوں کو قرآن مجید ناظرہ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے عموماً نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد تدریس ہوتی ہے نیز ان مدارس میں بچوں کو ناظرہ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ طریقہ نماز اور مسنون دعائیں بھی سکھائی جاتی ہیں تدریس کے فرائض عموماً ائمہ مساجد سرانجام دیتے ہیں۔

۲۔ مدارس......تحفیظ القرآن

پاکستان کے تقریباً ہر شہر اور بڑے قصبات میں واقع مساجد میں "مدرسہ حفظ القرآن" کا اہتمام ہے اس میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ایک یا زائد (ضرورت کے مطابق) قاری صاحبان باقاعدہ مقرر کیے جاتے ہیں جو صبح سے نماز عصر تک جبکہ بعض مدارس میں نماز عشاء تک (مختلف وقفوں کے ساتھ) بچوں کو قرآن مجید یاد کرواتے ہیں، بعض مقامات پر مساجد کے علاوہ/ملحقہ بھی مدارس تحفیظ القرآن قائم کیے گئے ہیں جہاں شعبہ حفظ کی متعدد کلاسیں ہوتی ہیں اور متعدد اساتذہ فن طلبہ کو زیور تعلیم سے روشناس کرتے ہیں۔

۳۔ مدارس......تجوید و قراءت

ہمارے ملک میں مدارس تحفیظ القرآن کے ساتھ ساتھ بعض انجمنوں نے تجوید و قرأت سکھانے کے لیے باقاعدہ مدارس کا اہتمام کر رکھا ہے جہاں طلبہ کو منزل یاد کروانے کے ساتھ ساتھ علم قرأت سے آگاہ کیا جاتا ہے اور حسن قرأت کے لیے مشقیں کروائیں جاتی ہیں۔بعض مقامات پر ان مدارس کا قیام مدارس حفظ سے الگ ہے اور بعض جگہوں پر مدارس حفظ کے ساتھ ہی ہے ان مدارس کی تعداد مدارس حفظ کی نسبت کم ہے۔

۴۔ مدارس......فہم قرآن

چند برس پہلے پاکستان میں قرآن مجید کا فہم حاصل کرنے اور قرآن مجید کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ماڈرن طبقہ لوگوں میں شعور بڑھا ہے اس وقت سے پاکستان کے مختلف شہروں میں قرآن انسٹیٹیوٹ کے نام سے جدید قسم کے ادارہ جات قائم ہوئے ہیں جن میں صبح کے اوقات میں دنیوی اداروں سے علم حاصل کرنے والے لوگ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔محقق کی تحقیق کے مطابق اس کام کا آغاز ۱۹۹۲ء میں لاہور سے عطاالرحمٰن ثاقب مرحوم نے کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر پزیرائی بخشی کہ دیکھتے ہی دیکھتے مختلف مکاتب فکر کے اہل علم نے ایسے اداروں کا قیام کیا اس وقت لاہور شہر میں عطاء الرحمٰن ثاقب شہیدؒ کے ادارہ (جوکہ ڈاکٹر محمد راشد ندھاوا کی سرپرستی میں ادارہ قرآن آسان تحریک کے نام سے کام کر رہا ہے۔) مختلف مقامات پر فہم قرآن کورس کا سلسلہ جاری کیے ہوئے ہے۔اس طرح باقی ادارے بھی اپنی اپنی بساط کے مطابق کام سرانجام دے رہے ہیں۔

بلاشبہ قرآن فہمی کے لیے ایسے اداروں کا قیام ملت اسلامیہ کے لیے نہایت ضروری بھی ہے اور ماڈرن طبقہ کو دین سے روشناس کرانے کا ایک مفید اور کارآمد ذریعہ بھی ہے۔

۵۔مدارس ثانویہ

بعض شہروں اور قصبوں میں مدارس حفظ القرآن کے ساتھ ساتھ مدارس ثانویہ بھی قائم ہیں ان مدارس میں ''درس نظامی'' کی ابتدائی تین یا چار جماعتوں تک تعلیم وتدریس کے فرائض سرانجام دیے جاتے ہیں باقی مدارس کی نسبت ان کی تعداد بہت کم ہے۔

۶۔مدارس عالمیہ

پاکستان میں اس وقت ایک اچھی خاصی تعداد مدارس عالیہ کی ہے شاید ہی پاکستان کا کوئی بڑا شہر ایسا ہو جہاں مدرسہ عالیہ قائم نہ ہو۔ان مدارس میں سات یا آٹھ سالہ ''درس نظامی'' کا نظام رائج ہے۔ان مدارس کی بڑی اور پرشکوہ عمارات ہیں،بیسیوں اساتذہ اور متعدد عملہ ان مدارس میں سرگرم عمل ہے ان میں سینکڑوں طلبہ تعلیم وتربیت حاصل کر رہے ہیں اور ان کا سالانہ بجٹ لاکھوں سے تجاوز ہے۔

۷۔مدارس تفسیر

پاکستان کے بعض مدارس،تفسیر قرآن مجید کے حوالے سے بھی کام کر رہے ہیں عموماً تفسیر قرآن مجید کے دورہ جات رمضان المبارک کے ماہ مبارک میں منعقد کرتے ہیں جس میں مفسرین،مدارس کے فارغ التحصیل اہل علم اور دیگر گریجویٹ طلبہ واساتذہ کے سامنے قرآن مجید کا ترجمہ،مختصر تشریح اور مسائل واحکام پر

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

روشنی ڈالتے ہیں۔مشہور عالم مولانا غلام اللہ مرحوم راجہ بازار راولپنڈی کے مدرسہ میں عرصہ دراز تک تفسیر قرآن مجید کا درس دیتے رہے۔مولانا احمد علی لاہوری مرحوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں ایک عرصہ تک فیوض قرآن مجید کی برکات سے منور کرتے رہے،مشہوراہل حدیثعالم حافظ محمد عبداللہ محدث بڑھیمالوی ضلع اوکاڑہ کے قصبہ رجوال،کراچی کے مدرسہ میں تفسیر قرآن مجید کا دورہ کروانے کے بعد۱۹۸۲ء سے تادم زیست (۱۹۸۷ء) تک مدرسہ تفسیر القرآن والحدیث ستیانہ بنگلہ میں قرآن مجید کی تفسیر پڑھاتے رہےان کی وفات کے بعدان کے شاگردرشید شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی ۱۹۸۷ء سےاب تک تفسیر قرآن مجید کا درس دے رہے ہیں گزشتہ برس سے تفسیر قرآن مجید باقاعدہ انٹرنیٹ پرپیش کی جارہی ہے۔اسی طرح مختلف دیگر مدارس بھی تفسیر قرآن مجید کی کلاسز شروع کیے ہوئے ہیں۔

۸۔مدارس تخصص

بعض مدارس،درجہ عالمیہ کے بعدمختلف علوم وفنون میں تخصص (Specialization) بھی کرواتے ہیں ان علوم وفنون میں علوم حدیث،علوم فقہ اور علوم اللغۃ،خاص طور پرشامل ہیں جبکہ بعض مدارس نے طلبہ کو بطورامام وخطیب اورمدرس تیارکرنے کے لیے تخصص کا کام بھی شروع کررکھا ہے۔

وفاق ہائے مدارس

سابق صدرمملکت جنرل محمد ضیاءالحق کے دورحکومت میں مدارس دینیہ کو باقاعدہ منظّم کیا گیااورمختلف مکاتب فکر کے حامل مدارس کے الگ الگ بورڈ تشکیل دیے گئے اورانہیں قانونی حیثیت دی گئی۔ان کے آخری امتحان (عالمیہ) کوحکومت نے ایم اے عربی واسلامیات کے مساوی قراردیاہے۔درج ذیل مکاتب فکرکے درج ذیل وفاق (بورڈز) تشکیل دیئے گئے:

۱۔ وفاق المدارس السّلفیہ...... برائے اہلحدیث مدارس

۲۔ وفاق المدارس العربیہ...... برائے دیوبندی مدارس

۳۔ تنظیم المدارس...... برائے بریلوی مدارس

۴۔ وفاق المدارس الشیعہ ...... برائے شیعہ مدارس

۵۔ رابطۃ المدارس...... برائے جماعت اسلامی مدارس

۶۔ وفاق جامع تعلیمات...... برائے جامعۃ تعلیمات فیصل آباد

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

پاکستان کے اکثر و بیشتر مدارس مندرجہ بالا بورڈز سے منسلک ہیں، یہ بورڈز اپنے الحاق شدہ مدارس کے طلبہ و طالبات کے چار درجاتی امتحانات لیتے ہیں۔(۴) یہ درجات درج ذیل ہیں:

۱۔	الشهادة الثانويه العامة	مساوی میٹرک
۲۔	الشهادة الثانويه الخاصة	مساوی ایف۔اے
۳۔	الشهادة العاليه	مساوی بی۔اے
۴۔	الشهادة العالمية	مساوی ایم۔اے (عربی و اسلامیات)

دینی مدارس کے مقاصد

مدارس دینیہ کے نصاب پر بحث کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ان کے مقاصد قیام کا احاطہ کیا جائے کیونکہ کسی بھی شخص، ادارے یا چیز کی کامیابی و ناکامی کی جانچ پرکھ کیلئے اس کے مقاصد کو ہی میزان بنایا جاتا ہے مثلاً ایک آدمی لاہور سے کراچی جانے کا مقصد لیے ہوئے ہے لیکن وہ اس کیلئے رکشہ یا تانگہ لیتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے مقصد کو کھودے گا کیونکہ آج کے جدید اور تیز رفتار دور میں تانگہ یا رکشہ کو اتنے لمبے سفر کیلئے اختیار کرنا ایک اچھنبے کی بات ہے اور مقصد کے حصول میں غیر ضروری اور بے جا تاخیر کے باعث بھی۔ اسی طرح اگر یہی شخص ٹرین یا بس کے ذریعے سفر کرتا تو ہم کہیں گے کہ وہ اپنے مقصد کو پالے گا کیونکہ اس نے اپنے مقصد کو پانے کا اپنے وسائل کی حدود میں رہ کر ایک جدید ذریعہ اختیار کیا۔

پس مدارس دینیہ کا نصاب تعلیم طے کرنے سے پہلے ان مقاصد و اهداف کا تعین ضروری ہے جن کا حصول ان مدارس کے قیام کا سبب ہے کیونکہ مقاصد و اهداف کی تعیین، نصاب تعلیم پر تجزیاتی بحث کو صحیح خطوط پر رکھنے میں ممد و معاون ہوگی اور ہم بآسانی موجودہ نصاب تعلیم کی خوبیوں اور خامیوں تک پہنچ سکیں گے اور اگر ہم موجودہ نصاب تعلیم کی خوبیوں، خامیوں کو معلوم کر سکیں تو یقیناً جدید نصاب تعلیم کو کامیابی سے طے کرنے میں یہ ایک بنیادی اور احسن قدم ہوگا۔

دینی مدارس کے نظام، ان کے نقطۂ نظر اور تعلیمی ڈھانچے کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل مقاصد ہیں:

۱۔ ایسے صالح افراد تیار کرنا جو اپنے اور قوم کے لیے بابرکت اور نافع بن سکیں۔

۲۔ ایسے حاملین علم پیدا کرنا جن کا دماغ علمی روشنی سے منور ہو اور دل قرب الٰہی سے تسکین پائے۔

۳۔ طلبہ کو اسلام کے بنیادی علوم (قرآن و حدیث) اور تفقہ فی الدین کے گہرے اور صحیح علم سے روشناس

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کروانا۔

۴۔ طلبہ وعلماء کو ''نجات اخروی'' کا نصب العین دنیا اور دنیوی جاہ وحشمت اور وقتی وذاتی طمع وحرص سے ان کو بچانے کا اہتمام کرنا۔

۵۔ ایسے اہل علم تیار کرنا جن کا مطمع نظر ''خدمت خلق'' ہو

۶۔ طلباء میں اصلاح امت اور تہذیب واخلاق کا جذبہ پیدا کرنا۔

۷۔ اپنے مسلک کی وضاحت واشاعت کرنا۔

۸۔ دین اسلام کی نشر واشاعت کرنا۔

۹۔ اسلام کی امتیازی اور منفرد ثقافت کا اظہار کرنا اور اس پر معذرت خواہانہ جذبات ختم کرنا۔

۱۰۔ اسلاف امت کے افکار وخیالات کو مرتب شکل میں پیش کرنا۔

۱۱۔ ایک مسلمان کے تعلیمی ذوق میں قرآن وحدیث کو اولیت بخشنا۔

۱۲۔ علم وعمل میں وحدت پیدا کرنا۔

۱۳۔ مساجد ومدارس کے قیام وآباد کرنے کیلئے رجال کار کی فراہمی۔

۱۴۔ معاشرے کے کمزور طبقات اور غریب ونادار افراد کی ذہانتوں کو ضائع ہونے سے بچا کر مفید اور مثبت رخ دینا۔

۱۵۔ دین اسلام پر ہونے والے اعتراضات کا رد اور شبہات کو رفع کرنا۔

۱۶۔ جدید مسائل کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں پیش کرنا۔

۱۷۔ طلبہ میں ایسی علمی دقت نظر اور تعمق کرنا کہ وہ آئندہ زندگی میں حاصل کردہ علوم میں سے کسی ایک میں کمال حاصل کرسکیں۔

۱۸۔ معاشرے کو مخلوط تعلیم کی فضا سے پاک کرکے غیر مخلوط تعلیم کے فوائد سے آگاہ کرنا۔

۱۹۔ نظام حکومت کو اسلامی بنانے میں اسلامائزیشن کا کام سرانجام دینا۔

۲۰۔ طلبہ میں تعلیم برائے حصول رضائے الٰہی اور معرفت الٰہی کا جذبہ پیدا کرنا۔(۵)

بلاشبہ یہ مقاصد عظیم ترین ہیں اور یہ مقاصد جس نظام تعلیم میں پنہا ہوں وہ بلاشبہ کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار ہوتا ہے لیکن اگر تجزیہ (Anylsis) کیا جائے تو واضح ہوجائے گا کہ مدارس دینیہ کا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بنیادی مقصد طلبہ میں تفقہ فی الدین ،تبلیغ دین اور دفاع دین کی صلاحیت پیدا کرنا تھا مگر اس نصاب سے آٹھ سال کی مدت سے یہ مقاصد حاصل نہیں ہوتے ہیں ۔(٦)

اگر مدارس دینیہ ان مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس وقت بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا تھا کہ دنیا کا کامیاب ترین نظام مدرسی نظام تعلیم Madrasa system of Education ہے لیکن موجودہ صورتحال تو یہ ہے کہ ان مقاصد میں سے بہت سے مقاصد دب چکے ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ مدارس دینیہ میں سے زیادہ تر مدارس کا مقصد صرف ائمہ مساجد اور مدارس اساتذہ پیدا کرنا ہی رہ گیا ہے جبکہ اسلام کا مزاج یہ ہے کہ کوئی کام کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو جب تک اس کا فائدہ اپنی ذات سے بڑھکر دوسرے افراد اور معاشرے کو حاصل نہ ہو وہ غیر اہم اور سطحی کام ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے اس مزاج کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اصطلاح سے واضح کیا ہے قرآن کہتا ہے

"کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنهون عن المنکر" (٧)

جبکہ ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ حکم فرماتے ہیں

"ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر وینهون عن المنکر......" (٨)

احادیث مبارکہ میں بھی ایک مسلمان کے اس کردار کو جو کہ ایک معاشرتی کردار (Social Charactor) ہے کو مختلف انداز میں پیش کیا گیا ہے ایک حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔

"من رائ منکم منکر افلیغیره بیده فان لم یستطع بلسانه فان لم یستطع فبقلبه ذالك اصغف الایمان" (٩)

(جو شخص تم میں سے برائی دیکھے تو وہ قوت بازو سے اسے روکے، اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے برائی کی مذمت کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں ہے تو دل سے برائی اور برائی والے سے نفرت کرے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے)

معاشرے سے برائی ختم کرنے کے لیے معاشرتی زبان، معاشرتی اطوار، معاشرتی اقدار، معاشرتی تحفظات، معاشرتی سوچ اور معاشرتی لائحہ عمل کو مدنظر رکھنا ضروری ہے ایک مبلغ و مصلح کیلئے نہایت اہمیت رکھتا ہے جبکہ اس وقت مدارس دینیہ کے زیادہ تر طلبہ اور بعض اہل علم کی حالت یہ ہے کہ وہ اعلیٰ تعلیم ، اچھا ذوق اور دقت نظر رکھنے کے باوجود کسی بھی عصری تعلیم یافتہ (خواہ وہ کم پڑھا لکھا ہو) سے مرعوب ہو جاتے ہیں اور دین اسلام کی روشن تعلیمات کو صحیح انداز میں پیش کرنے کی جرأت ہی نہیں کرتے ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس نظام تعلیم کا بغور مطالعہ کرنے والے ماہرین تعلیم کی ایک رائے یہ ہے کہ اس نظام تعلیم میں بھی ترامیم کی ضرورت ہے تا کہ نصاب تعلیم سے کما حقہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔ جبکہ مدرسی نظام تعلیم (Madrasa system of Education) کے درج ذیل نقائص ایسے ہیں جو کہ مدارس دینیہ کے مقاصد کے قیام میں ایک رکاوٹ ہیں۔

۱۔ کتابی طریقہ تدریس طلبہ میں اعلیٰ مطالعاتی ذوق تو پیدا کرتا ہے لیکن ان سے (Creative Mind) تخلیقی ذہن چھین لیتا ہے اور اس طرح طالب علم لکیر کا فقیر بن کر رہ جاتا ہے۔

۲۔ مدرسہ کے ہر طالبعلم کو "مجموعہ علوم" بنانے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ موجودہ دور میں علوم وفنون کی وسعت وترقی اس کے برعکس کا تقاضا کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ آج تخصص (Specialization) کا دور ہے۔ ہر طالب علم متخصص (Specialist) نہیں بن سکتا ہے اور ہر طالب علم ہر علم وفن میں متخصص (Specialist) نہیں ہوسکتا گویا طلباء کی ذہنی سطح اور حالات کو مدنظر رکھ کر نصاب ترتیب دینا اور ان کی ذہنی میلان اور صلاحیتوں کو پرکھ کر انہیں متخصص (Specialist) بننے کی اجازت دی جانی ضروری ہے۔

۳۔ مدارس دینیہ میں دور حاضر کی زبان سے واقفیت کرنا تو دور کی بات سمجھ جاتی ہے جس بنا پر بہترین مبلغ اور دور حاضر کی زبان میں گفتگو کرنے والے ماہرین دینیات کی نہایت کمی ہے۔

۴۔ طلبہ کے نظام تربیت میں یہ بات مدنظر نہیں رکھی جاتی کہ اقامتی طلبہ میں گھریلو ذمہ داریوں اور خانگی امور کو بہتر طریقہ سے Handle کرنے کی استطاعت پیدا ہو سکے۔

۵۔ موجودہ دور کے اقتصادی اور سیاسی تقاضوں کو مدارس دینیہ میں چنداں اہمیت نہیں دی جاتی اور زیادہ تر توجہ عبادات اور فقہی موشگافیوں پر ہی مرکوز رہتی ہے حالانکہ اسلام ہر میدان میں خواہ وہ اقتصادیات ہو یا سیاسیات، وہ عمرانیات ہو یا معاملات کا ایک مکمل نظام حیات پیش کرتا ہے۔

۶۔ قدیم عرصہ سے موجود نصاب تعلیم کو ہر دور کی تبدیلیوں سے کوسوں دور رکھا جاتا ہے جبکہ نصاب تعلیم ہر دور کے تقاضوں کے مطابق تبدیلیوں کا خواہاں ہے۔(۱۰)

مقاصد کے حصول میں بہتری کے لئے تجاویز

۱۔ دینی مدارس اور دنیوی اداروں پر مبنی دوئی اور ثانویت کا نظام ختم کیا جائے اور ملک میں ایک مکمل

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اسلامی نظام تعلیم نافذ کیا جائے جس کے تحت قرآن وسنت کی بنیادی تعلیم کو ہر مسلمان کے لیے لازمی قرار دیا جائے اور باقی علوم وفنون کو ابتدائی مراحل پر تعارفی تعلیم کے بعد اختیاری درجہ دے دیا جائے تا کہ دین ودنیا کی تمیز ختم ہو اور ملاوٹ کا امتیاز پہنچنے نہ پائے۔

۲۔ دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق تبدیلی کی جائے اور اس میں ''خذ ما صفا ودع ما كدر'' کے اصول کے تحت قدیم نصاب کا صالح اور جدید نصاب کا نافع حصہ شامل کیا جائے۔

۳۔ نصاب کو ہلکا کیا جائے اور ایک فن کی درجنوں کتب پڑھانے کے بجائے تین چار کتب اچھی طرح پڑھا دی جائیں۔

۴۔ دینی مدارس کی سرپرستی حکومت اسی طرح کرے جس طرح دنیوی اداروں کی کر رہی ہے لیکن اس میں نظام کار مکمل طور پر مدارس کے مشترکہ بورڈ کو دیا جائے جس میں سیاسی عنصر کا قطعاً کوئی عمل دخل نہ ہو۔

۵۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت دینی مدارس کی اسناد کو مساوی میٹرک،ایف اے،بی اے،اور ایم اے کا درجہ دینے کے بجائے حقیقی میٹرک،ایف اے،بی اے اور ایم اے قرار دے لیکن ایسا صرف ان مدارس کی اسناد کو قرار دیا جائے جن مدارس میں مجوزہ نصاب یا اس طرح کا کوئی نصاب جس میں قدیم وجدید کا امتزاج ہو۔

۶۔ حکومت دینی مدارس سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کو سرکاری ملازمتوں کے لیے یکساں مواقع فراہم کرے۔

۷۔ دینی مدارس میں نصاب کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے تمام وفاق ہائے مدارس کے دو دو ہر شعبہ کے نمائندہ جات پاکستانی یونیورسٹیوں کے شعبہ عربی واسلامیات کے چیئرمینوں،تاریخ، جغرافیہ،معاشیات،انگریزی،سائنس،فلسفہ وغیرہ کے شعبوں سے نمائندہ جات منتخب کر کے ایسا نصاب تعلیم تشکیل دے جس میں تمام ضروری علوم وفنون کے بنیادی تصورات اہم اور بڑے مسائل کا انتخاب کر کے نصاب کا حصہ بنا دیا جائے اور دینی علوم (روایتی) کی اولیت بھی برقرار رہے نیز دینی مدارس کے قیام کے مقاصد بھی ملحوظ خاطر رہنے چاہیے۔

۸۔ وفاق ہائے مدارس کا مشترکہ بورڈ بنایا جائے جس میں مشترکہ نکات میں تمام مدارس کو یکجا کیا جا سکے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۹۔ فقہی اختلافات کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی جائے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ تمام دینی مدارس میں تمام فقہی مکاتب فکر (اہل حدیث، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، ظاہری، جعفری) کی فقہ کی کتب پڑھائی جائیں اور طلبہ کو کسی بھی مسئلہ میں کسی بھی فقہ کی رائے کو اپنانے کی آزادی ہو نیز علوم قرآن اور علوم حدیث پر زیادہ زور دیا جائے تاکہ طلبہ بلا واسطہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین پر عمل پیرا ہوسکیں۔

۱۰۔ دینی مدارس، عربی زبان وادب میں بہتری کے لیے عربیک لینگوئج کورسز کا انعقاد کریں نیز درجہ عالیہ اور عالمیہ میں تدریس عربی زبان میں ہو۔

۱۱۔ دینی مدارس قرآن مجید، حدیث نبوی، فقہ، تقابل ادیان میں تخصص کا اہتمام کریں۔

۱۲۔ مختلف مکاتب فکر کے وفاقوں کو حکومت یہ اتھارٹی دے کہ وہ اپنے مسلک کے ایسے مدارس جن کی ضرورت نہ ہے یا پھر انتظامی طور پر ان کی کارکردگی تسلی بخش نہ ہے یا پھر جو برائے نام ہیں ان کو بند کرسکے اور نئے مدارس کی جہاں ضرورت ہے اور جس درجہ تک کی ضرورت ہے منظوری دے سکے۔

۱۳۔ دینی مدارس میں سیاسی اور مذہبی گروہوں کی کوئی گنجائش نہ رکھی جائے اور ان مدارس کو صرف تعلیم وتربیت کے لیے استعمال کیا جائے۔

۱۴۔ ایک مسلک کے دینی مدارس کو ان کے وفاق کے ساتھ الحاق کو ضروری قرار دیا جائے ورنہ ان مدارس کو بند کردیا جائے۔

۱۵۔ دینی مدارس اپنا باقاعدہ نظام داخلہ وخارجہ قائم کریں اور کوئی ادارہ دوسرے ادارے کے طلبہ کو بغیر سٹرفکیٹ کے داخل کرنے کا مجاز نہ ہو۔

۱۶۔ دینی مدارس کے اساتذہ کے تقرر وتعیناتی کے لیے باقاعدہ گریڈنگ سسٹم بنایا جائے اور ان کے لیے بہتر تنخواہ کے پیکج کا اعلان کیا جائے۔ نیز سالانہ ترقی کا بھی نظام قائم کیا جائے۔

۱۷۔ حکومت پاکستان دینی مدارس میں کمپیوٹر، سائنس، ریاضی، جغرافیہ، معاشیات، تاریخ، فلسفہ وغیرہ کی تعلیم کے لیے خصوصی گرانٹ کا اعلان کرے تاکہ دینی مدارس ان مضامین کے لیے اساتذہ کا تعین کر سکیں اور جدید قسم کی لیبارٹریاں بھی تعمیر کرسکیں لیکن اس بات کی ضمانت کے ساتھ کہ حکومت اس گرانٹ کے عوض اپنی کوئی پالیسی ان پر مسلط نہیں کرے گی البتہ مشاورت کے لیے وہ وفاق ہائے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مدارس کوسفارشات پیش کر سکے۔

۱۸۔ حکومت دینی مدارس کے طلبہ کے لیے ملک اور بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لیے سکالرشپس کا اہتمام کرے۔

۱۹۔ حکومت تمام مسالک کے دینی مدارس کو یکساں طور پر حکومتی اداروں اور بالخصوص فوجی اداروں میں نمائندگی دے۔

۲۰۔ حکومت شرح خواندگی کی ایسی تعریف کرے جس کی رو سے دینی مدارس کے طلبہ کو بھی خواندہ شمار کیا جا سکے۔

۲۱۔ حکومت پاکستان دینی مدارس کے نصاب کی اصلاح کے لیے مرکز اسلام سعودی عرب کی درسگاہوں اور یونیورسٹیوں کے نصاب اور انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد کے نصاب کو ملحوظ رکھتے ہوئے شق نمبرے میں پیش کیے گئے نمائندہ جات پر مشتمل کمیٹی تشکیل دے۔

۲۲۔ مدارس دینیہ اپنے تمام نقائص کو دور کرنے اور اپنے مقاصد واہداف تک پہنچنے کے لیے اپنے مقاصد میں درج ذیل مقاصد کو بھی شامل کر لیں تو وہ نہ صرف اپنے طے شدہ مقاصد کو پا لینے میں کامیاب ہو سکتے ہیں بلکہ وہ اسلام کی روح کے نفاذ کی عملی جدوجہد کی تحریک کو موثر بنا سکتے ہیں۔

i　قرآن وحدیث کے وہ فرمودات جن کا تعلق کائنات کے سربستہ رازوں یا علم طب سے ہے ان کے انکشافات اور ان کا جدید نکتہ ہائے نظر سے مطالعہ کر کے ان کی حقانیت ثابت کرنا،

ii　علم الکلام وفلسفہ کے ذریعے دور جدید میں پیش آمدہ شبہات مثلاً فتنۂ انکار حدیث، دہریت، سوشلزم، کمیونزم اور سائنس کے نام پر کیے گئے اعتراضات اور حدود وقصاص کے سلسلہ میں پائے جانے والے تحفظات کو دور کرنا بھی ہمارے مدارس کے مقاصد میں شامل ہو۔

iii　ہمارے مدارس میں عموماً اپنے علاقے کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر مبلغین ومصلحین اور مدرسین تیار کیے جاتے ہیں۔ جب کہ ایسے مدارس کا قیام ضروری ہے جہاں منصوبہ کے تحت ہر سال چند ایک مبلغین و مصلحین اور مدرسین عالمی حالات کو مدنظر رکھ کر تیار کیے جائیں اس کے لیے انہیں اپنے مقاصد میں سے کچھ ذیلی مقاصد بھی شامل کرنا ہوں گے جو کہ درج ذیل ہیں۔

☆　تبلیغ کی موجودہ بہترین اور تیز ترین صورتوں کو مدنظر رکھنا مثلاً پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا اور اس

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے مطابق مبلغ صحافی تیار کرنا جن کے لیے صحافت، ابلاغ عامہ اور کمپیوٹر کے مضامین شامل کرنا چاہئیں۔

☆ موجودہ دور کے اذہان وطبائع کو مدنظر رکھنا مثلاً موجودہ دور میں بات کرنے کا طریقہ اوراستدلالات کا سلیقہ جو بحث برائے بحث کی بجائے ''ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ'' پر مشتمل ہوگا اس کے لیے ''نفسیات'' اور ''منطق'' کو بطورِ مضمون شامل نصاب کرنا چاہیے نفسیات خواہ انٹر کے معیار تک ہی سہی۔

☆ عروج وزوال کے سابقہ واقعات اوران کے نتائج پر نگاہ رکھتے ہوئے موجودہ احوال کشمکش کا بنظرعمیق جائزہ لی اجائے اور ایسے افراد تیار کیے جائیں جو عروج وزوال کے اس رواں دور میں مسلمانوں کو استقلال اور غیر مسلموں کو اعتماد دے سکیں۔اس کے لیے تاریخ اسلام کا دیگر تواریخ سے تقابل کروایا جائے۔

☆ مختلف علاقوں میں جہاں دعوت وتبلیغ یا تدریس اسلامیات کی اشد ضرورت ہے وہاں کی زبانوں میں طلبہ کو مہارت دینا بھی دینی مدارس کے اہداف ومقاصد میں شامل ہونا چاہیے۔اس لیے کم ازکم دس زبانوں کا انتخاب کر کے ایک گروپ بنایا جائے۔اورطلبہ کی دلچسپی کے پیش نظر انہیں مرضی کی زبان کے انتخاب کی اجازت دی جائے ان زبانوں میں ''عربی'' زبان وادب لازمی کے علاوہ فارسی، عبرانی،انگریزی،ترکی،فرانسیسی،چینی،روسی،جاپانی وبدھی وغیرہ۔

☆ طلبا میں اعلیٰ تحقیق کا ذوق پیدا کرنا مدارس دینیہ کا مقصد ہونا چاہیے۔اس کے لیے ''تحقیق وتنقید'' کا مضمون پڑھایا جائے۔

☆ طلباء کو معاشرے میں اعلیٰ مقام دینے کے لیے فنی مہارت دینا بھی دینی مدارس کے مقاصد میں شامل ہونا چاہیے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حوالہ جات وحواشی

(۱) بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب العلم، ترجمۃ الباب، باب العلم قبل القول والعمل، ابو داؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب العلم۔ باب فی فضل العلم، حدیث نمبر: ۳۶۴۱ ؛ ابن ماجہ، یزید بن عبدالرحمٰن قذوینی، سنن ابن ماجہ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، حدیث نمبر: ۲۲۳

(۲) بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الانبیاء۔ باب ما ذکر عن بنی اسرائیل۔ حدیث نمبر: ۳۴۶۱ (عن عبداللہ بن عمر) ؛ ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی الحدیث عن بنی اسرائیل، حدیث نمبر: ۲۶۶۹ (عن عبداللہ بن عمرو)

(۳) مسلم سجاد، تعلیم اسلامی تناظر میں۔ ص: ۲۱

(۴) ایضاً

(۵) تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، دینی مدارس۔ مرتبہ ڈاکٹر حافظ حقانی میاں، مقالہ انیس الرحمٰن قاسمی، ص: ۳۳۱، مقالہ طاہر مدنی ص: ۳۰۶

(۶) ایضاً مقالہ طاہر مدنی ص ۳۰۶

(۷) القرآن: آل عمران (۳) ۱۱۰

(۸) القرآن: آل عمران (۳) ۱۰۴

(۹) مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان۔۔۔، ح ۱۷۷، ص ۴۲، دارالسلام، الریاض، طبع ثانی، اپریل ۲۰۰۰ء

(۱۰) دینی مدارس۔ مقالہ، طاہر مدنی ص: ۸۔۳۰۶

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.